دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا سنت ہے

دو ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی احادیث پڑھیں اور سنت پر عمل کریں۔

☆ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنْہُ عَلَّمَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْہِ التَّشَھُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنِی السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْآنِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ '' الیٰ آخرہ'' (بخاری ص۹۲۶، ج۲، باب الأخذ بالیدین)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی تشہد کی یعنی التحیات للہ والصلوٰۃ الخ کی جیسا کہ تعلیم دیتے مجھ کو قرآن کی کسی سورت کی اس حال میں کہ میرے ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کے باب میں ذکر کر کے یہ ثابت کیا ہے یہ حدیث دو ہاتھ سے مصافحہ کے لیے واضح دلیل ہے۔

☆ صافح حمّاد بن زیدٍ ابنَ المبارکِ بِیَدَیْہِ

ترجمہ: حماد ابن زید رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ہیں اور حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف کے دو ہاتھ سے مصافحہ کے باب میں ان کا عمل دو ہاتھ سے مصافحہ کو ذکر کر کے دو ہاتھ سے مصافحہ کو حجت اور سنت تسلیم کیا ہے۔

☆ عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِذا تَصافح المُسلِمانِ لَمْ تَفرُقْ اَکُفُّھُما حَتّیٰ یُغْفَرُ لَھُما (طبرانی بحوالہ کنز العمال، باب المصافحۃ، ص۵۵، ج۹)

ترجمہ: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں ہاتھوں کے لیے ''اُکُف'' جمع کا صیغہ بولا گیا ہے۔ عربی زبان میں جمع کا صیغہ کم از کم ۳ عدد کے لیے بولا جاتا ہے۔ اگر صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا سنت ہوتا تو یہاں دونوں مصافحہ کرنے والوں کے ایک ایک ہاتھ کی

مناسبت سے تثنیہ (دو) کا صیغہ بولا جاتا نہ کہ جمع کا صیغہ۔

وہ احادیث مبارکہ جن میں صرف ہاتھ کے ساتھ مصافحہ کرنے کا ذکر ہے وہ مجمل ہیں اور اُن میں یہ وضاحت نہیں ہے کہ ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا مطلب ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا ہے یا دو ہاتھوں سے۔ کیونکہ ہاتھ چاہے ایک ہو یا دو اس کو ہاتھ ہی کہتے ہیں۔

ننگے سر نماز پڑھنا خلافِ سنت ہے اور واجب الترک ہے

جو کام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں ایک آدھ دفعہ کیا وہ سنت نہیں البتہ جو کام ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر کیا وہ سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک نماز میں اور نماز کے علاوہ سر کو ڈھانپ کر رکھنے کا تھا۔ آپ کی سر برہنگی کسی روایت سے ثابت نہیں۔ سر مبارک ڈھانپنے والی احادیث پڑھیں اور یاد کریں پھر سنت پر عمل کر کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں۔

عن انس بن مالک رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال کان رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکثر القناع (شمائل ترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات اپنا سر مبارک ڈھانپ کر رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے جید علمائے اہل حدیث بھی ہمیشہ یہی فتویٰ ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ مشہور اہل حدیث عالم حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم ومغفور فرماتے ہیں: صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالدوام ثابت ہوا ہے یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا ہوا ہو پگڑی سے یا ٹوپی سے۔ (فتاویٰ ثنائیہ، ج ۱، صفحہ ۵۲۵)

حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر ننگے سر نماز فیشن کی وجہ سے ہے تو نماز مکروہ ہے اگر خشوع کے لیے ہے تو تشبہ بالنصاریٰ ہے اسلام میں سوائے احرام کے ننگے سر رہنا خشوع کے لیے نہیں ہے اگر سُستی کی وجہ سے ہے تو منافقین کی عادت ہے غرض ہر لحاظ سے ناپسندیدہ ہے۔ (فتاویٰ علمائے اہلحدیث، ج ۴، صفحہ ۲۹۱)

علماءِ حق کا ترجمان
المیزان
ناشران وتاجرانِ کتب

دینی، تاریخی، سیاسی، ادبی اور اصلاحی کتابوں کا معیاری ادارہ
دینی مدارس کے طلباء کے لیے وفاق المدارس کا تمام نصاب سب سے زیادہ رعایتی قیمت پر
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-7122981-7212762